نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راشد الحق سمیع حقانی

قرآن پاک کی بے حرمتی اور عالم اسلام کی بے حسی

خون مسلم سے ہولی کا کھیل تو کچھ عرصہ سے بڑے ذوق وشوق اور شدومد کے ساتھ جاری ہے۔ آج کرۂ ارض کا ذرہ ذرہ خون مسلم کی رنگینی سے نالہ وفغاں ہے۔ عراق' افغانستان' فلسطین' کشمیر' چیچنیا' کوسوو' فلپائن' تھائی لینڈ اور پاکستان کے قبائلی علاقہ جات اس کی ادنیٰ مثال ہیں۔ جہاں ان دنوں انسانیت کو ذبح کیا جارہا ہے اور مغربی دنیا اس بربریت پر خندہ زن اور عالم اسلام خاموش ہے۔ اب تک تو اہل قرآن (مسلمانوں) کیساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جارہا تھا لیکن انکی نفرت اور تعصب کی آگ تو بجھنے کا نام نہیں لے رہی اور اب ان لوگوں کی شقاوت اور بدبختی اس حدتک بڑھ گئی ہے کہ ان ظالموں نے معصوم اور پاک کتاب اللہ کو بھی نشانہ ستم بنادیا ہے۔ گوانتاموبے' ابوغریب جیل' بگرام ائیربیس اور اسرائیل کی جیلوں سے تواتر کیساتھ یہ خبریں اور مصدقہ رپورٹیں ورلڈ میڈیا میں شائع ہورہی ہیں کہ فوجیوں نے مسلمان قیدیوں کو اذیت دینے کیلئے اور اپنے تعصب اور نفرت کے اظہار کیلئے قرآن پاک کو بھی نہیں بخشا پھر دوسری جانب یہ لوگ روشن خیالی' تحمل' برداشت' آزادیٔ اظہار رائے اور اس جیسے کئی خوشنما نعرے لگاتے ہیں لیکن عملاً انہوں نے ان سب کی دھجیاں اڑادیں۔ اس سانحہ پر پورا عالم اسلام سراپا احتجاج ہے لیکن مسلم حکومتیں اس قیامت نما حادثے پر بھی خاموش ہیں۔ اور انہوں نے امریکہ سے کوئی سنجیدہ احتجاج نہیں کیا۔ دوسری جانب مغرب اور امریکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے ساتھ ایک سازش کے تحت گھناؤنے کھیل کھیل رہے ہیں اور ہماری مقدس ترین کتاب کی بے حرمتی کی انتہا کررہے ہیں اور پھر انہیں مسلمانوں سے امن وآشتی کی توقع بھی ہے؟ یہ تضادات سے بھری پالیسیاں دنیا کو آتش فشاں میں تبدیل کررہی ہیں اس میں فتح کسی کی بھی نہیں ہوگی۔ البتہ دنیا قیامت کے آنے سے پہلے ہی دوزخ کا روپ دھار لے گی۔ کاش! عالم اسلام کی قیادت کو دینی غیرت اور حمیت کا احساس ہو اور وہ مغرب اور امریکہ سے کھل کر یہ بات کرے کہ مسلمان کسی بھی صورت اسلامی شعائر اور کتاب اللہ کی بے حرمتی اور اپنی آزادی پر سمجھوتہ نہیں کریں گے اور ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جنہوں نے کتاب اللہ کی بے حرمتی اور کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اسلئے کہ یہ عمل بھی دہشتگردی کے زمرے میں آتا ہے۔ لندن کے دھماکے جو قابل افسوس ہیں لیکن شاید یہ انہی عوامل اور واقعات کا ردعمل ہوسکتے ہیں' دونوں جانب سے جاری جنگ تب ہی ختم ہوسکتی ہے جب استعماریت کا تصور ختم کیا جائے اور دوسرے مذاہب اور اقوام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تب ہی دنیا میں حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے۔